السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک ثیبہ (شوہر سے جداشدہ عورت) سے شادی کرنا چاہتا ہوں، میرے والد اوراس عورت کے گھر والے بھی اس شادی کے حق میں ہیں لیکن میری والدہ اس سے راضی نہیں ہیں۔ کیا میں اپنی والدہ کی رضامندی کو نظر انداز کرکے اس عورت سے شادی کرسکتا ہوں؟ کیا اس شادی کی وجہ سے میں اپنی والدہ کا نافرمان بن جاوں گا؟ میری رہنمائی فرمائیں، جزاکم اللہ خیرا"

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدہ کا حق بہت عظیم اوراس کے ساتھ حسن سلوک اہم فریضہ ہے لہذا میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اس عورت سے شادی نہ کریں جسے آپ کی والدہ پسند نہیں کرتیں کیونکہ آپ کی سب سے زیادہ ہمدرد اور خیر خواہ آپ کی والدہ ہی ہے ممکن ہے کہ انہیں اس عورت کی کچھ ایسی عادات کا علم ہو جو آپ کے لئے نقصان دہ ہوں اور پھر اس کے سوا اور عورتیں بہت ہیں، ارشاد باری تعالی ہے :

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا ٢ وَيَرزُقهُ مِن حَيثُ لا يَحتَسِبُ... ٣ ... سورة الطلاق

''اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا (تو) وہ اس کے لئے (رنج وغم سے) مخلصی کی صورت پیدا کرے دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں اسے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔''

بلاشک وشبہ والدہ کی بات کو قبول کرنا تقوی ہے الا یہ کہ والدہ اہل دین میں سے نہ ہو اور وہ عورت جس سے آپ شادی کرنا چاہتے ہیں، وہ اہل دین وتقوی میں سے ہو اور اس مسئلہ میں اگر امر واقع اس طرح ہے جس طرح ہم نے ذکر کیا ہے تو پھر والدہ کی اطاعت لازم نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''اطاعت صرف نیکی کے کام میں ہے۔'' اللہ تعالی ہم سب کو اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے لئے اس کام کو آسان بنادے جس میں آپ کے لئے دین دنیا کی سلامتی ہو!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص391

محدث فتویٰ